1847 ـ قسطوں میں فروخت کرنا

سوال

قسطوں میں خریدوفروخت کا حکم کیا ہے؟ اور جب کوئی خریدار قسطوں کی ادائیگی میں تاخیر کرے تو اس سے شرعا کس طرح نپٹا جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ادھار میں موجودہ قیمت سے زیادہ لینا جائز ہے، اور اسی طرح نقدوں اور ایك معلوم مدت تك كی قسطوں میں خریداری كی قیمت بتانا بھی جائز ہے، اور بیع اس وقت تك صحیح نہیں ہو گی جب تك خریدار اور فروخت كرنے والا دونوں نقد یا ادھار پر اتفاق نہ كر لیں، لھذا اگر بیع نقد یا ادھار میں تردد كے ساتھ ہوئی ہو وہ اسطرح كہ كسی ایك قیمت پر یقینی اتفاق نہ ہوا ہو تو یہ بیع شرعا جائز نہیں ہو گی.

دوم:

معاہدے كے اندر ادھار كی بیع میں موجودہ قیمت سے علیحدہ قسطوں پر فوائد شامل كرنا شرعا جائز نہیں ، وہ اسطرح كہ مدت كے ساتھ مرتبط ہو چاہے خریدار اور تاجر فائدے كی نسبت پر اتفاق كریں یا اسے عام چلنے والے فائدہ سے مربوط كردیں.

سوم:

جب خریدار مدت مقررہ پر اقساط كی ادائیگی میں تاخیر كرے تو اس پر اسے لازم كرنا جائز نہیں، یعنی كسی سابقہ شرط یا بغیر كسی شرط كے ہی قرض كی رقم زیادہ كرنا جائز نہیں كیونكہ یہ سود اور حرام ہے.

چہارم:

قرض لینے والے (یعنی اقساط پر خریداری كرنے والے) كے لیے اقساط كی ادائیگی میں ٹال مٹول سے كام لینا حرام ہے، لیكن اس كے باوجود اقساط كی تاخیر كی بنا پر تاخیر كے عوض میں پیسے زیادہ كرنا شرعی طور پر جائز نہیں.

پنجم:

بائع کے لیے شرعا جائز ہے کہ وہ معاہدے کے وقت مدت کی شرط رکھےکہ: خریدار نے اگر کچھ اقساط میں تاخیر کردی تو وقت سے قبل ہی اقساط ختم کردی جائیں گی ، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اگر خریدار اس پر رضامندی کا اظہار کرے تو پھر معاہدے میں یہ شرط رکھی جاسکتی ہے.

ششم:

بائع کو کوئی حق نہیں کہ وہ فروخت کردہ چیز کی ملکیت اپنے پاس رکھے، لیکن یہ جائز ہے کہ وہ خریدار کے ساتھ یہ شرط رکھے کہ بطور ضمانت فروخت کردہ چیز اس کے پاس رہن رکھے تا کہ مقرر کردہ اقساط پوری ہوسکیں.

دیکھیں: مجمع الفقہ الاسلامی صحفہ نمبر (109)

ہفتم:

مدت پر حاصل کردہ قرض کی وقت سے قبل ادائیگی کی بنا پر قرض میں سے کچھ کمی کرنا شرعا جائز ہے، چاہے یہ کمی قرض لینے والے کے مطالبہ پر ہو یا قرض دینے والے کی طرف سے، جب کسی سابقہ اتفاق کی بنا پر ایسا نہ ہو تو یہ حرام کردہ سود میں شامل نہیں ہو گا اورجب تك قرض خواہ اور مقروض دونوں کے مابین ہی یہ معاملہ اور تعلق رہے، لیکن جب اس میں کوئي تیسرا فریق شامل ہو گیا تو پھر جائز نہیں، کیونکہ اس وقت تجارتی اوراق کی کمی کے حکم میں آ جائے گا.

ہشتم:

جب اقساط ادا کرنے والا تنگ دست نہ ہو اور مستحق اقساط میں سے کوئی قسط ادا نہ کرسکنے کی حالت میں خریدار اور تاجر کا مکمل اقساط ختم کرنے پر اتفاق کرنا جائز ہے.

نہم:

مقروض کی موت یا اس کے مفلس ہو جانے یا پھر ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے کی حالت میں رضامندی کے ساتھ قرض وقت سے پہلے ادا کرنے کی صورت میں قرض میں کمی کرنا جائز ہے.

دہم:

تنگ دستی کا ضابطہ جس کی بنا پر اسے ڈھیل اور مہلت دینا واجب اور ضروری ہے یہ ہے کہ: مقروض کے پاس

اس کی ضروریات سے زیادہ مال نہ ہو جو اس کے قرض کی ادائیگی کر سکےیا پھر کوئي ایسی بعینہ چیز نہ پائی جائے جو اس کی ادائیگی کرسکتی ہو.